1

پرچہ ہدایہ شریف سالانہ 2016

سوال نمبر 1

جز: الف:

قضا کی تعریف:

لغت میں: حکم لگانا، کسی کام سے فارغ ہو جانا۔

اصطلاح میں: قطع الخصام من النظام یعنی الزام الحکم علی شخص بمنعہ من ارتکاب الظلم کسی شخص پر ایک حکم لاگو کرنا جو اس کو ظلم کرنے سے روکے

مضاربہ کی تعریف:

لغوی معنی: زمین میں سفر کرنا تجارت کے لیے

عقد الشرکۃ بمال من احد الجانبین والعمل من الجانب الآخر

شراکت والا عقد ایک طرف سے مال دوسری طرف سے کام ہو

ہبہ کی تعریف:

لغوی معنی: عطیہ دینا، کوئی چیز مفت دینا

تملیک العین بلا عوض وبلا شرط: بغیر عوض اور بغیر شرط کے کسی کو کسی چیز کا مالک بنا دینا

اجارہ کی تعریف:

لغوی معنی: اجرت پر دینا

عقد یرد علی المنافع بعوض: ایسا عقد جس سے منافع حاصل ہوں کوئی بدلہ دے کر

غصب کی تعریف:

لغوی معنی: کسی سے کوئی چیز زبردستی چھین لینا

اخذ مال متقوم محترم بغیر اذن المالک علی وجہ یزیل یدہ:

جز ب: باقیمت محترم مال کو مالک کی اجازت کے بغیر اس طرح لینا کہ اسکا قبضہ ختم ہو جائے

مضاربت اور مشارکت میں فرق:

مضاربت میں مال صرف ایک شخص کا ہوتا ہے اور کام دوسرا آدمی کرتا ہے،
منافع میں دونوں شریک ہوتے ہیں

جبکہ مشارکت میں راس المال اور منافع دونوں میں شریک ہوتے ہیں،

سوال نمبر ۲

جز (i)

ترجمہ عبارت:

جس نے خریدے دو کپڑے اس شرط پر کہ جو لینا چاہے
دس روپے میں لے گا اور اسے تین دن کا اختیار ہوگا تو یہ جائز ہے اور یہی
حکم تین کپڑوں کا ہے اور اگر ایسے چار کپڑے خریدے گئے تو بیع فاسد ہے،

جز (ii)

امام زفر و امام شافعی کا موقف:

ایسی خریداری میں کپڑے دو
ہوں یا زیادہ کسی میں بھی بیع جائز نہیں۔

دلیل:

مبیع مجہول ہے مبیع کا مجہول ہونا صحت بیع کیلئے مانع ہے،

جز (iii)

ھلکا
کپڑے کی

ولو [illegible] جمیعًا لزمہ نصف ثمن کل واحد: مسئلہ کی وضاحت:

اگر دونوں کپڑے اکٹھے ہلاک ہو گئے تو ہر ایک کی آدھی قیمت دینی پڑے گی
پیچھے مسئلہ چل رہا تھا کہ ایک آدمی نے دو کپڑے خریدے اس شرط پر کہ جو لیگا
وہ دس درہم کا ہوگا اور اسکو تین دن کا اختیار ہوگا۔ اب ایسی
صورت میں دونوں کپڑے ضائع ہوگئے تو اسکو ہر کپڑے کی آدھی قیمت
دینی پڑے گی مثلاً دونوں کپڑوں کی قیمت تھی دس روپے تو اب پانچ روپے
اس کے اور پانچ اس کے ادا کرے گا اسکی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں کپڑوں میں بیع
ہو چکی ہے اور ایک لحاظ سے امانت بھی ہے۔ اور بیع میں تاوان ہوتا ہے
امانت میں نہیں اس لیے دونوں کی رعایت کرتے آدھی آدھی قیمت رکھی گئی
ہے

سوال نمبر 3

یہ دونوں کا فائدہ دیتی ہیں

جز (ا) ما البیع اصلا او وصفا و لا یفید الملک عند اتصال القبض بہ

بیع فاسد: جو اصل کے لحاظ سے صحیح ہو اور وصف کے لحاظ سے صحیح نہ ہو اگر چہ مبیع پر قبضہ ہو جائے

بیع باطل: جو اصل اور وصف دونوں کے لحاظ سے صحیح نہ ہو کسی طرح ملک کا فائدہ بھی نہ دے

دونوں کا حکم: مال البیع اصلا و وصفا اور لا یفید الملک بوجہ

بیع فاسد ملکیت کا فائدہ دیتی ہے اگر قبضہ ہو جائے

بیع باطل بھی ملک کا فائدہ دیتی ہے لیکن اس میں ملک موقوف ہوتا ہے دوسرے کی اجازت پر

جز (ii)

بیع باطل کی اقسام:

1 غیر کے غلام کو بیچ دیا 2 شراب بیچ دی

3 خنزیر بیچ دیا 4 مردار بیچ دیا

سوال نمبر 4

جز (ا)

قاضی کے آداب:

1 اس میں شرائط شہادت موجود ہوں جیسے مسلمان، عاقل، بالغ، عادل ہونا

2 صاحب فراست ہو 3 اہل اجتہاد ہو

4 اسے اپنے اوپر اعتماد ہو کہ وہ فرائض کو احسن طریقے سے ادا کر سکتا ہے

5 کسی بھی شخص سے ہدیہ قبول نہ کرے

6 فریقین میں سے کسی کو مہمان نہ بنائے 7 دونوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرے

8 فریقین میں سے کسی ایک کے ساتھ سرگوشی سے بات نہ کرے

9 فریقین میں سے کسی ایک کے ساتھ مذاق بھی نہ کرے

موجودہ دور کے ججوں کے متعلق رائے:

فی زمانہ ججوں میں اگر مذکورہ

شرائط موجود ہوں تو ان کا فیصلہ قابل قبول ہوگا اور ان کے فیصلے کو شرعی

فیصلہ قرار دیا جا سکتا ہے

4

جز (ii)

پنچائیت اور ... مستقیم:

اگر یہ شرعی معیار پر پورا اترے

آج بھی انصاف کے سارے تقاضے پورے کریں، مفاد، لالچ وغیرہ مد نظر نہ ہو تو ان کے فیصلوں کا اعتبار ہے لیکن اس دور میں اس کا پایا جانا تقریباً ناممکن ہے۔

سوال نمبر 5

جز (i)

ہبہ کے ارکان: ایجاب اور قبول

الفاظ ہبہ: وہبت، نحلت، اعطیت، اطعمتك هذا الطعام

حملت هذا الثوب لك - اعمرتك هذا الشئ، حملتك على هذه الدابة

صحت کی شرائط:

جب ایجاب و قبول اور قبضہ ہو جائے تو ہبہ صحیح اور تام ہو جاتا ہے

جز (iii)

ہبہ میں رجوع:

1 اجنبی کو ہبہ کرنے کی صورت میں ہبہ میں رجوع کر سکتا ہے

اگر اس نے عوض دے دیا تو رجوع نہیں کر سکتا۔

2 واہب اور موہوب لہ میں سے کوئی ایک مر جائے تو ہبہ میں رجوع نہیں کر سکتا

3 موہوب لہ کی ملکیت سے کوئی چیز نکل گئی تو رجوع نہیں کر سکتا

4 زمین ہبہ کی تھی اس نے کوئی چیز اگا دی تو رجوع نہیں کر سکتا

1 کوئی شئ ہبہ کی موہوب لہ نے عوض نہیں دیا تو رجوع کر سکتا ہے

2 زمین ہبہ کی موہوب لہ نے کوئی تبدیلی نہیں کی تو رجوع کر سکتا ہے۔

3 کھجور کا درخت ہبہ کیا موہوب لہ نے کوئی تبدیلی نہیں کی (اور نہ بڑا ہوا) تو رجوع کر سکتا ہے

سوال نمبر 2

جز (i)

صحت اجارہ کی شرائط:

1 منافع معلوم ہوں 2 اجرت معلوم ہو 3 جتنا وقت کام کرنا ہے وہ معلوم ہو

4 اگر کوئی جانور اجارہ پر لیا و یا اس کی تفصیل معلوم ہو

5 کام کی نوعیت معلوم ہو 6 اگر گھر، زمین کرایہ پر لیں تو صورت معلوم ہو اجرت بھی معلوم ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ اجرت پہلے دے گا یا بعد میں وغیرہ

آج کل کے کرایہ دار کس زمرے میں:

اجارہ میں آتے ہیں۔ اس لیے کہ عموماً مکان خریدتے وقت کرایہ طے ہوتا ہے، اور دینے کا وقت بھی طے ہوتا ہے، اور کرایہ میں اضافہ کتنا ہوگا، کب تک مکان کرایہ پر ہوگا یہ ساری چیزیں طے ہو چکی ہوتی ہیں۔ اور کرایہ دینا یا لینا بھی روزانہ کے حساب سے معلوم ہوگا۔ اور ایڈوانس لینا موجودہ حالات کو سامنے رکھ کر جائز ہے۔ اس لیے کہ بعض اوقات کرایہ دار سے کوئی نقصان ہو جاتا ہے یا وہ بن بتائے چلا جاتا ہے تو اس صورت میں وہ نقصان مالک کے کھاتے پڑتا ہے اس وجہ سے ایڈوانس رکھا گیا، اور اگر مکان چھوڑتے وقت کوئی نقصان نہ ہوا تو ایڈوانس واپس کر دیا جاتا ہے تو گویا یہ ایک قسم کا زرِ ضمانت ہے

جز (ii)

ترجمہ عبارت:

اور نہیں ہے جائز مشائخ کا اجارہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک مگر یہ کہ وہ شرطیں میں سے ہو اور صاحبین فرماتے ہیں کہ اس کا اجارہ جائز ہے

تشریح: یہ نہیں کرنا۔ اسے چھوڑ دیں:

یعنی زیادہ کمائی کرنے والے شخص کو بطور اجارہ رکھنے میں امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف ہے امام صاحب فرماتے ہیں زیادہ کمائی کرنے والے کا اجارہ صرف شرائط کی صورت میں درست ہو سکتا ہے ورنہ نہیں جبکہ صاحبین کا موقف ہے کہ مطلقاً اس کا اجارہ جائز ہے،

جز (iii) دلائل مذکورہ مسئلہ میں امام صاحب اور صاحبین کے:

امام صاحب کی دلیل: اجیر کی محنت ہے کہ اس کی محنت و مشقت کے نتیجے میں جو منافع حاصل ہوئے ہوں اس میں اس کا بھی حصہ ہونا چاہیے

صاحبین کی دلیل: عام معاملہ کی طرح فریقین میں اجارہ کی بات ہو جائے تو اس کے جواز میں حرج نہیں ہے

سوال نمبر ۲

جز (۱)

ناجائز کاروبار کرنے والی کمپنیوں میں ملازمت:

ایسی کمپنیوں میں ملازمت نہ کرنا ہی بہتر ہے آج کل دھوکہ عام ہے اور سود بھی عام ہے اس لیے ایسی کمپنیاں جو ناجائز منافع کماتی ہیں وہ عموماً سود پر مبنی ہوتی ہیں دھوکہ فراڈ یقینی ہوتا ہے اس لیے ملازمت نہ کرنا ہی بہتر ہے

جز (۲)

رب المال اور مضارب کے مابین اختلاف کی صورتیں:

رب المال سے مراد مالک رقم ہے اور مضارب سے مراد وہ شخص ہے جسکو کاروبار کرنے کے لیے رقم دی جائے اس نے کاروبار شروع کر دیا

دونوں کے درمیان اختلافی صورت:

بیہ اس طرح ہو جاتی ہے

مثلاً مالک کہتا ہے میں نے تجھے دو لاکھ روپے دیئے اور مضارب کہتا ہے کہ کم دیئے ہیں تو اس صورت میں رب المال دلیل پیش کرے گا اور اگر وہ دلیل نہ دے تو پھر مضارب چونکہ منکر ہے لہٰذا وہ قسم اٹھائے گا

کیونکہ مشہور قاعدہ ہے:

البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر

علی الاطلاق کوئی ضابطہ نہیں تاہم چند جزئیات بیان کرکے بتایا گیا ہے کہ کس کا قول معتبر ہوگا

رب المال کا قول معتبر: ① اگر مقدار نفع میں اختلاف ہو تو رب المال کی بات مانی جائے گی ② رب المال کا دعویٰ یہ تھا کہ گندم میں تجارت کریگا مضارب کہتا ہے نہیں کپڑے میں تھی تو بات رب المال کی مانی جائے گی.

مضارب کا قول معتبر: ① اگر مضارب کہے کہ ایک ہزار (رقم) تھی مالک کہے دو ہزار تھے تو مضارب کی بات مانی جائے گی

② اگر مضارب کہے جو پیسے آپ نے دیئے تھے وہ قرض تھا رب المال کہے وہ مضاربت یا امانت کے لیے تھے تو رب المال کی بات مانی جائے گی

③ اگر رب المال کہے میں نے کہا تھا کہ گندم میں تجارت کریگا مضارب کہے کچھ بھی نہیں کہا تھا تو بات مضارب کی مانی جائے گی

پرچہ ہدایہ شریف ضمنی 2016

سوال نمبر 1

جزء ۲

ترجمہ عبارت:

سود حرام ہے ہر اس مکیلی اور موزونی شئی میں جب ہم جنس کے ساتھ بیچی جائے زیادتی کی صورت میں اور جب دونوں وصفیں ختم ہو جائیں یعنی جنس اور وہ معنی جو جنس کے ساتھ ملایا گیا زیادتی اور ادھار جائز ہے۔ یعنی وزن

مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

جب جنس ختم ہو گئی کیل، وزن بھی ختم ہو گیا

مثلاً گدھے کی گدھے کے ساتھ بیع تو اس صورت میں جنسیت ہے کیلی کیل وزن ختم ہے اور اگر بیع کی گئی گدھے کی انڈوں کے ساتھ یا گدھے کی گھوڑوں کے ساتھ تو اب جنس بھی ختم ہے اور کیل وزن بھی ختم ہے۔ لہٰذا اس صورت میں زیادتی جائز ہے کہ ایک گدھے کے بدلے دو گھوڑے۔

جزء ۳

ربا کا لغوی معنی: مطلق زیادتی

اصطلاحی معنی: فضل مال لا یقابلہ عوض فی معاوضۃ مال بمال

ترجمہ: مال کا مال کے ساتھ تبادلہ کی صورت میں زائد مال جس کے مقابلے میں کچھ نہ ہو

احناف کے نزدیک علت ربا.

ہم جنس ہونا، کیلی وزنی ہونا ہے

امام شافعی کے نزدیک علت ربا.

ان کے نزدیک علت ربا ثمن اور طعام ہونا ہے

لہٰذا جو طعام و ثمن سے نہ ہو اس میں زیادتی جائز ہے۔

۱۱

بیع کا لغوی معنی: خرید و فروخت

اصطلاحی معنی: مبادلۃ المال بالمال بالتراضی۔

ایجاب کا لغوی معنی: واجب کرنا

اصطلاحی معنی: ایجاب اس لفظ کو کہتے ہیں جو [illegible] دو خریداروں میں سے کوئی پہلے بولے چاہے وہ قبول ہی کیوں نہ ہو

قبول کا لغوی معنی: قبول کرنا

اصطلاحی معنی: قبول اس لفظ کو کہتے ہیں جو بعد میں بولا جائے چاہے وہ ایجاب ہی کیوں نہ ہو

جز ۲

باعتبار مبیع بیع کی اقسام: چار قسمیں ہیں۔

مقایضہ: سامان سامان کے بدلے بیچنا

بیع: سامان کی ثمن کے بدلے بیع

صرف: ثمن کی ثمن کے بدلے بیع

سلم: قرضے کی معین شرط کے ساتھ بیع کرنا

بعض نے کہا مبیع کے لحاظ سے بیع کی اقسام ہیں۔

جز ۳ ایجاب کے بعد ملنے والا اختیار۔

تین دن تک رہتا ہے۔

اس کا نام: خیار قبول ہے۔

سوال نمبر ۲

جز (۱) بیع آجل بعاجل۔ جو چیز بعد میں لی جائے اس کو تھوڑی دیر کے بعد لینا یعنی ثمن پہلے دے دی

بیع سلم: ایسا عقد جس میں ثمن پہلے ہو اور مبیع بعد میں

شرائط: 1 جنس معلوم ہو مثلاً گندم 2 نوع معلوم ہو مثلاً گندم کونسی ہوگی

3 صفت معلوم ہو اعلیٰ ہوگی یا ادنیٰ 4 مدت معلوم ہو 5 مقدار معلوم ہو مثلاً دو من

6 جو پیسے دیئے ہیں وہ بھی معلوم ہوں مثلاً ملکی کرنسی وغیرہ

7 سپردگی کی جگہ بھی معلوم ہو۔ مثلاً کس جگہ دینی ہے

جز ب:

بیع سلم کے حکم پر شرعی نوٹ:

قیاس رد کرنا جائز نہیں تھا لیکن قرآن
وسنت نے اسکو جائز کہا رب تعالیٰ نے فرمایا یا ایہا الذین آمنوا اذا تداینتم ۔۔۔ الایۃ
اور کئی حدیثوں نے اسکو جائز کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں آئے مدینے
والے یہ بیع کثرت سے کرتے تھے آپ نے انہیں منع نہیں فرمایا لہٰذا اس بیع کو تمام
فقہاء نے جائز کہا:

یا

جز (۱)

شرائط شہادت:

① کامل عقل ② ضبط ③ ولایت ④ مدعی مدعی علیہ میں فرق ہونا
⑤ مسلمان ہونا اگر مدعی علیہ مسلمان ہو۔

جز نمبر ۱۲ مراتب شہادت و نصاب:

① زنا کے اندر شہادت میں چار آدمی ہونے چاہییں
② زنا میں عورتوں کی گواہی قبول نہیں۔
③ زنا کے علاوہ باقی حدود میں دو آدمیوں کی گواہی قبول ہے۔
④ ان تین صورتوں کے علاوہ حقوق میں دو آدمی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی قبول ہے۔
⑤ بچہ جننا، باکرہ ہونا، عورتوں کے اندر عیب وغیرہ ہونا جہاں عموماً مردوں کی اطلاع مشکل ہے،
وہاں ایک عورت کی گواہی قبول ہے۔

سوال نمبر 3

جز (i) اجارہ کا لغوی معنی: اجرت

اصطلاحی معنی: کسی شخص کا اپنے نفع کو کسی عوض کے بدلے دوسرے شخص کو مالک بنا دینا۔

جز (ii):

صحت اجارہ کی شرائط:

1 وجودی 2 عدمی

وجودی شرائط و عدمی

1 عاقل ہونا 2 ملک و ولایت کا حاصل کرنا

3 اجارہ کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ 4 اجرت معلوم ہو

5 منفعت معلوم ہو 6 جہاں اجارہ کا تعلق وقت سے ہے وہاں مدت بیان کرنا

7 جانور کرایہ پر لینا ہو تو اس میں وقت یا جگہ بیان کرنا۔

8 منفعت مقصود ہو۔ 9 اجارہ میں کوئی شرط ایسی نہ ہو جو عقد اجارہ کے خلاف ہو۔

جز (iii):

اجیر مشترک: جو کئی مالکوں میں مشترک ہو یعنی چند آدمیوں نے ایک مزدور رکھا جو ان کا کام کرے گا۔

اجیر خاص: وہ شخص جو ایک ہی شخص کا پابند رہے جیسے دیہاتی یا مزدوری کرنا

یا

جز (i) غصب کا لغوی معنی: جبر سے کرنا

اصطلاحی معنی: مال متقوم محترم سے مالک کی اجازت کے بغیر ناجائز قبضہ کر لینا

جز (ii) مغصوبہ شئی ہلاک ہو جائے تو کیا حکم ہے۔

ضمان دینی پڑے گی

اگر مثلی ہو تو مثل دے گا۔

جز (iii) یہ گنہگار ہوگا ہے، رنگ شدہ سر شو قیمت دے گا

سوال نمبر ۲

جز (الف): ومن باع صبرة طعام كل قفيز بدرهم جاز البيع …

مذکورہ عبارت کی تشریح:

جس نے طعام کا ڈھیر بیچا ہر قفیز ایک درہم کے بدلے صرف ایک قفیز میں بیع جائز ہوگی یہ امام صاحب کا مذہب ہے۔ ہاں اگر تمام قفیزوں کو متعین کر دیا مثلاً یوں کہا یہ ڈھیر ۱۰۰ قفیز ہیں اور ہر قفیز ایک درہم کے بدلے ہے۔ صاحبین فرماتے ہیں تمام قفیز متعین کرے یا نہ کرے تمام صورتوں میں جائز ہے۔

امام صاحب کی دلیل:

بیع تمام قفیزوں کی نہیں ہو سکتی اس لیے کہ وہ غیر متعین ہیں لہٰذا پہلے قفیز تک محدود رہے گی۔

صاحبین کی دلیل:

یہ ایک ایسی جہالت ہے جبکہ وہ دور کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں اور ایسی جہالت جواز بیع سے مانع نہیں ہوگی۔

[illegible]

جز (ب):

بیع مرابحہ: لغوی معنی: دو آدمیوں کا اپنے درمیان نفع لینا دینا

نقل ما ملكه بالعقد الاول بالثمن الاول مع زيادة ربح: جس چیز کا پہلے عقد پہلے ثمن کے ذریعہ مالک بنا اسکو نفع کے ساتھ بیچنا

بیع تولیہ: لغوی معنی: کسی چیز کا والی اور مالک بنانا

نقل ما ملكه بالعقد الاول بالثمن الاول من غير زيادة ربح: پہلے ثمن کے ساتھ جو عقد کیا اسی ثمن کے بغیر نفع کمائے بیچنا

صحیح ہونے کے لیے شرائط:

جس چیز کے بدلے بیچ رہا ہے وہ مثلی ہو مثلاً کیلی ہو یا وزنی ہو اور عددی ہو نا اور اگر وہ مثلی نہ ہو تو نہ مرابحہ جائز ہے اور نہ ہی تولیہ جائز ہے۔

جز 2:

خیار رویت جن کو حاصل ہوتا ہے

خیار رویت صرف مشتری کو ہوتا

ہے بائع کو نہیں

دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان من اشتری شیئا لم یرہ فلہ الخیار

سوال نمبر 2

بیع اللبن فی الضرع:

تھنوں میں دودھ کی بیع جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں

دھوکے کا امکان ہے ممکن ہے چھاتی پھولی ہوئی ہو اور دودھ ہو ہی نہ

بیع الصوف علی ظہر الغنم:

بکریوں کی پشت پر جو اون ہے اسکو کاٹے بغیر

بیچنا جائز نہیں ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اون جو اسکے اوصاف میں سے ہے تو یہ مال متقوم

نہیں اس لیے کہ اون اصول سے اگتی ہے تو یہ بیع میں داخل نہیں ہے

بیع لبن امراۃ فی قدح:

عورت کا دودھ کسی پیالے میں ڈال کر بیچنا

جائز نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ انسان کی جز ہے اور انسان بمع تمام اجزا کے

محترم ہے

بیع الطیر فی الھواء:

ہوا میں اڑنے والے پرندے کی بیع جائز نہیں ہے

اس لیے کہ اسکو سپرد کرنا مشتری کو ناممکن ہے۔

بیع شعر الخنزیر:

خنزیر کے بالوں کی بیع ناجائز ہے۔ اس لیے کہ وہ نجس العین ہے

بیع شعر الانسان والانتفاع بہ: انسان کے بالوں کو بیچنا اور ان سے فائدہ اٹھانا

دونوں ناجائز ہیں کیونکہ وہ محترم ہیں۔

سوال نمبر 3

جز (الف)

عہدہ قضا کے لیے خود کو پیش کرنا یا عہدہ کا مطالبہ کرنا

اگر قضا کے لوازمات پورے کر سکتا ہے اور دنیاوی شہرت حاصل کرنا مقصود نہیں تو عہدہ قضا کے لیے خود کو پیش کر سکتا ہے

جز ب:

قاضی کا تحائف لینا:

عہدہ قضا پر آنے سے پہلے جو قاضی کو تحائف ملتے تھے وہ لے سکتا ہے اور جو پہلے نہیں ملتے تھے ان کو نہیں لے سکتا۔

دلیل: اس لیے کہ ان میں رشوت کا امکان ہے اور اس عہدہ پر بیٹھنے کی وجہ سے تحفے کا ملنا اور انکو حاصل کرنے کا امکان ہے۔

جز ج:

کسی شخص کی غیر موجودگی میں قاضی کا فیصلہ کرنا:

قاضی اس شخص کی غیر موجودگی میں فیصلہ کر سکتا ہے۔ قضاء علی الغیب اگر ایسی موجودگی میں ہو جیسا حضور ممکن ہو تو فیصلہ کر سکتا ہے

سوال نمبر 4

(الف) مشروعیت کی وجہ: کچھ لوگوں کے پاس پیسہ ہوتا ہے انہیں تجارت کا تجربہ نہیں ہوتا، کچھ کے پاس پیسہ نہیں ہوتا لیکن وہ تجارت میں خوب تجربہ رکھتے ہیں تو ان دونوں کی ایک ایک مجبوری ہے شریعت نے اس مجبوری کو سامنے رکھتے ہوئے عقد مضاربت کو جائز رکھا تاکہ جس کے پاس پیسہ ہے تجربہ نہیں وہ دوسرے کو پیسہ دے کر خود فائدہ اٹھائے دوسرے کو بھی فائدہ پہنچائے اور جسکو تجربہ ہے لیکن اس کے پاس پیسہ نہیں وہ دوسرے کے پیسے سے تجارت کر کے اسکو امکانی نقصان سے بچائے اور خاطر خواہ اور خود بھی فائدہ حاصل کرے اور اس عقد کی مشروعیت میں نبی پاک کی یہ حدیث خیرکم من ینفع الناس کی جھلک خوب واضح ہو رہی ہے کہ مضارب رب المال کو اور رب المال مضارب کو فائدہ بھی پہنچا رہے ہیں اور نقصان سے بھی بچا رہے ہیں۔

انہیں حکمتوں کے تحت اس عقد کو جائز رکھا گیا

مال مضاربت کا حکم

مال مضاربت جو مضارب کی طرف سونپا جاتا ہے
وہ مال مضارب کے پاس بطور امانت ہوتا ہے وہ مال کسی کا بدل لیا ہوتا
تو یا مضارب اس مال پر بحیثیت وکیل، جب نفع ہو تو مضارب اس نفع
میں شریک ہوگا لہذا وہ نفع میں شریک ہوگا۔

جز ب:

مضاربت مطلقہ میں مضارب جو کام کر سکتا ہے:

جو تمام کام کر سکتا ہے وہ یہ ہیں:

1 سامان بیچے 2 سامان خرید کرے 3 وکیل بنائے 4 سفر کرے
5 بطور معاون شریک بنائے 6 مال کو امانت رکھے

جز ج:

ولا تجوز الهبة فيما يقسم

مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

منقسم قسمت میں ہبہ ناجائز ہے مگر جبکہ وہ اکٹھی ہو
اور اس کے ساتھ کسی کا حق متعلق نہ ہو اور تقسیم کو قبول کرے، مشترک چیز کا
جبکہ وہ تقسیم نہ ہو سکتی ہو جائز ہے۔

صحیح

احناف کا مذہب:

نا قابل تقسیم چیزوں میں جائز نہیں ہے، ہاں اگر ان میں
تقسیم ہونے کی صلاحیت ہو تو ہبہ درست ہے۔

دلیل: ہمارے نزدیک ہبہ میں مقصود قبضہ ہوتا ہے اور ایسا قبضہ ہونا
چاہیے جو کامل ہو مشترک چیز پر کامل قبضہ نہیں ہوتا

15

امام شافعی:

منقسم چیز میں ھبہ جائز ہے کیونکہ بیع بھی جائز ہے اور ایسے ہی مشترک کا ھبہ جائز ہے

دلیل:

ھبہ ایسا عقد ہے جس سے دوسرے کو مالک بنایا جاتا ہے لہٰذا یہ مشترک وغیرہ دونوں میں چلے گا اور جائز ہوگا جیسے کہ بیع جائز ہوتی ہے۔

سوال نمبر 3

جز الف:

ترجمہ عبارت:

اجارہ ایسا عقد ہے جو منافع پر واقع ہوتا ہے اور اسکا بدلہ دیا جاتا ہے کیونکہ لغت میں اجارہ منافع کو بیچنا ہے جبکہ قیاس اس کے جائز ہونے کا انکار کرتا ہے

جز (ب)

عدم جواز: اجارہ میں منافع استعمال ہوتے ہیں مثلاً مزدور اپنی طاقت خرچ کرکے استعمال کرکے کام کرتا ہے اور منافع معدوم ہوتے ہیں اور اجرت کا اصول ہے کہ یہ موجود چیز پر لی جاتی ہے اس قیاس کو مدنظر رکھیں تو اجارہ ناجائز ہونا چاہیے تھا لیکن نبی پاک کے دور سے آج تک اسکی شدید ترین ضرورت پڑی اور پیغمبران کرام نے بھی اس پر عمل فرمایا حضرت شعیب نے جناب موسیٰ سے کہا (انی ارید ان انکحک احدی ابنتی ... الآیۃ) اور جناب موسیٰ نے 10 سال انکی بکریاں چرائیں۔ نبی پاک بھی مکہ میں لوگوں کی بکریاں چرایا کرتے تھے اور تقریباً ہر پیغمبر نے بکریاں چرائیں اور ان کا چرانا اجارہ ہی ہے تو پیغمبران کرام کا اسکو اختیار کرنا اور پھر ملک اور علاقوں کا تعامل جو شریعت پیش کرتی ہے وہ بھی اجارہ کو ثابت کرتا ہے تو ان دلائل اور مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے قیاس کی پرواہ کیے بغیر اجارہ کو جائز رکھا گیا ویسے بھی مشاہدہ ہے کہ اگر اجارہ ناجائز کر دیا جائے تو دنیا کا نظام خراب ہو جائے گا کیونکہ اس دنیا میں کام کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور جو کام بھی ہوتا ہے وہ عموماً اجرت کی صورت میں ہوتا ہے مثلاً ملازمت، ڈرائیونگ، خدمت وغیرہ ان سب میں منافع ہی خرچ ہوتے ہیں۔

جز (ج) اجارہ فاسدہ میں اجرت: مثل واجب ہے اور ضروری ہے کہ وہ مثل متعین سے زیادہ نہ ہو۔

جز (د)

غصب کا حکم:

مغصوب چیز اگر غاصب کے ہاتھ میں ہلاک ہو گئی ہو تو اس پر اسی کی مثل تاوان واجب ہے۔ اگر وہ چیز مثلی نہ ہو تو پھر اسکی قیمت واجب ہے۔ غاصب پر متعین مغصوب کو واپس کرنا ضروری ہے۔

پرچہ: حدیث شریف ضمنی: 2015

سوال نمبر 1

جز الف:

ترجمہ عبارت: (امام صاحب) (دلیل) فسخ کرنے میں دوسرے کے حق کو باطل کرنا ہے اس لیے فسخ جائز نہیں۔

جب ایجاب و قبول حاصل ہو جائے تو بیع لازم ہو جائے گا

اور کسی کو اختیار نہیں ہوگا صرف عیب کی صورت میں یا مبیع نہ دیکھنے کی صورت میں

(امام شافعی) دونوں کو مجلس سے پہلے پہلے خیار مجلس ثابت ہو گا (دلیل) المتبایعان بالخیار مالم یتفرقا

جز ب:

خیار کی اقسام:

خیار تین طرح کے ہوتے ہیں

1 خیار شرط 2 خیار عیب 3 خیار رویت

خیار کی مدت:

ہر خیار کی مدت تین دن ہیں۔

من له الخیار:

1 خیار شرط بائع اور مشتری دونوں کو ہوتا ہے۔

2 خیار عیب: مشتری کو ہوتا ہے۔

3 خیار رویت: مشتری کو ہوتا ہے

اختلاف:

یہ سوال پرچہ 2017 سوال نمبر 1 جز ج میں گزر چکا ہے۔

سوال نمبر 2

مشروعیت مضاربت کی وجہ:

یہ سوال پرچہ 2017 سوال نمبر 4 جز الف میں گزر چکا ہے۔

مضاربت میں خاص شہر اور خاص کاروبار کی قید لگانا:

اگر قید لگائی گئی تو یہ جائز ہے

اور مضارب کو اس کی پابندی کرنا پڑے گی اس وجہ سے کہ نفع حاصل کرنے میں ہر شہر کا اپنا

معیار ہوتا ہے ممکن ہے جس شہر کی قید لگائی گئی اس میں نفع وغیرہ زیادہ حاصل ہوتا ہو

نہیں ہے صحیح قاضی کو والی بنانا تو قاضی بنانا، یہاں تک کہ والی بنائے پھر

17

دو قاضی ، سوال نمبر 3 ... [illegible]

جز الف:

ولایت قضاء کی صحت کی شرائط

چار شرائط ہیں۔

1 عاقل ہونا 2 بالغ ہونا 3 مسلمان ہونا 4 آزاد ہونا

وجہ: چونکہ قاضی ایسا فیصلہ کرنے والا ہوتا ہے اور قضاء کی وجہ گواہی سے حاصل ہوتی ہے اور اس کی بنیاد گواہی پر ڈالی جاتی ہے۔ لہٰذا جو شرائط شہادت میں ضروری ہیں وہ قضاء میں بھی ضروری ہیں۔

مختلف فیہ شرائط میں ائمہ مجتہدین کا اختلاف:

احناف کا مذہب:

دلیل

فاسق قضاء کا اہل ہے، ہمارے نزدیک جاہل کو قاضی بنانا جائز ہے

شوافع کا مذہب:

دلیل

فاسق قضاء کا اہل نہیں ہے۔ جاہل کو قاضی بنانا جائز نہیں۔

جز: ب:

خط کی قبولیت کی صورتیں:

1 اس خط کا تعلق حقوق سے ہو، مثلاً طلاق و نکاح وغیرہ

2 قاضی کے سامنے جو کچھ اس کے اندر ہے اس پر گواہی دی گئی ہو

3 قاضی خود یا اپنے نائب سے وہ لکھوائے گواہی بھی تحریر کرے کہ فلاں فلاں نے گواہی دی ہے اور انہی گواہی پر فیصلہ ہوا۔

4 اگر دوسرا قاضی اسے گواہوں کے بغیر قبول نہیں کریگا

5 ایسے ہی اگر مدعی علیہ موجود نہ ہو تو قبول کریگا

6 اس خط پر قاضی کی مہر وغیرہ ہو اور باقاعدہ ثابت ہو کہ فلاں قاضی کی طرف سے تیرے پاس آیا وغیرہ وغیرہ

سوال نمبر ۶

جز الف:

یہ سوال از پرچہ 2011 سوال نمبر ۶ جز (ج) میں گزر چکا ہے۔

جز ب:

ہبہ کی مشروعیت پر نوٹ:

ہبہ کا مطلب ہوتا ہے کسی کو عطیہ یا تحفہ دینا۔ رب ذوالجلال کی تقسیم (کہ بعض کو غریب بنایا بعض کو امیر) نے انسانوں کو پابند کیا کہ دولت مند اپنی دولت سے غریبوں، مسکینوں، خصوصاً نادار دوستوں کا حق نکالے۔ بسا اوقات ایسا کرنے سے غریب بیزار ہوتا ہے لیکن وہ اپنی خود داری قائم رکھتے ہوئے صدقہ و خیرات لینے سے اجتناب کرتا ہے تو شریعت نے اسکے متبادل راستہ ہبہ کی صورت رکھی۔ وہ ہبہ جو ہبہ کے اندر عموماً صدقہ خیرات کا پہلو نہیں ہوتا اور بسا اوقات تحفہ و تکریم کے طور پر دیا جاتا ہے اور اس میں بسا اوقات دینے والا اپنی برتری اور لینے والا احساس کمتری کا شکار نہیں ہوتا۔ ان خوبیوں کو سامنے رکھتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھادوا تحابوا ایک دوسرے کو تحفہ دو تاکہ باہمی محبت میں اضافہ ہو۔ بزرگوں نے فرمایا کہ جہاں دو مسلمانوں میں نفرت ہو یا نفرت پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو وہ اپنے درمیان ہبہ کا سلسلہ شروع کر دیں۔ جس سے وہ نفرت نہیں آئے گی اور اسکے راستے بند ہو جائیں گے۔

پرچہ ہدایہ شریف سالانہ 2016

سوال نمبر ۱

جز (۱)

ترجمہ عبارت:

جس نے کھجور یا درخت کو بیچا جس میں پھل تھے تو پھل بائع کے ہوں گے ہاں اگر مشتری شرط لگا دے

تشریح:

ایک آدمی نے کھجور یا کوئی پھل دار درخت خریدا جبکہ پھل لگا ہوا تھا اگر پھل وغیرہ کا ذکر نہیں ہوا تو ایسی صورت میں بیع صرف درخت کی ہو گی اور اگر پھلوں کا ذکر بھی ہوا تو پھر پھل بیع میں شامل ہوں گے

جز (۲)

مذکورہ مسئلہ کے جواز پر عقلی و نقلی دلیل:

عقلی دلیل:

پھل اگرچہ پیدائش کے لحاظ سے درخت کا حصہ ہے لیکن مقصود اسکو درخت سے کاٹنا اور الگ کرنا ہوتا ہے درخت کے ساتھ ہمیشہ نہیں رہتا اس لیے جدا سمجھا جائے گا اگر ذکر ہوا تو شامل ہوگا

نقلی دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے درخت یا زمین خریدی جس میں کھجوریں تھیں تو پھل بائع کا ہوگا

سوال نمبر ۲

جز (۱)

عبارت کی تشریح:

خیار شرط جائز ہے بیع کے اندر دونوں کے لیے اور دونوں کو خیار ہوگا تین دن یا زیادہ کا

دماغی توازن صحیح نہ ہونے کی وجہ سے

بیع کی اور اختیار رکھا کہ مجھے سوچنے کا موقع دیا جائے تو اسے سوچنے کا موقع

دینا دوسروں کو از روئے شرع جائز ہے اور اس کا دستور اصل حبان بن منقذ

کی حدیث ہے کہ اسے خرید و فروخت میں دھوکا ہوتا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ جب تو کسی سے لین دین کرے تو یہ کہہ دیا کر کہ دھوکہ نہ ہو اور مجھے تین دن

تک اختیار ہوگا

جز ۱۴

خیار شرط کی صورت میں اختلاف ائمہ:

امام صاحب:

امام صاحب کے نزدیک مدت خیار تین دن ہے اس سے زیادہ نہیں

امام زفر امام شافعی کا مذہب بھی یہی ہے۔

دلیل:

خیار شرط عقد کے تقاضے کے خلاف ہے کیونکہ عقد کا مقتضی

لزوم ہے مگر ہم نے اسکو حدیث کی وجہ سے جائز قرار دیا ہے حقیقتاً یہ عقد کے خلاف ہے

لہٰذا اسی صورت پر عمل ہوگا جو حدیث کا مورد ہے اور وہ تین دن ہے

صاحبین:

خیار شرط کی مدت تین دن سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے

دلیل:

حضرت عبداللہ بن عمر نے دو مہینوں تک اختیار کو جائز رکھا۔

سوال نمبر 3

جز ۱ ترجمہ عبارت:

جس نے ایسی شئی خریدی جو نقل کی جاتی ہے یعنی ایک

جگہ سے دوسری جگہ پھیری جاتی ہے دوبارہ اسکی بیع جائز نہیں ہے

حتیٰ کہ مشتری قبضہ کرلے

مطلب:

ایسی شی خریدنا جو اس کو مشتری اس وقت بیچ سکتا ہے

جب اس پر قبضہ کرے

قبضہ کی کئی صورتیں ہیں۔

1 دوبارہ تول لے (اگر وزنی ہے) 2 ناپ کرے (اگر کیلی ہے) 3 اس میں کوئی تصرف کرے مثلاً کچھ فقیر کو دیدے

(یا) بیع والی چیز جگہ سے دوسری جگہ لے جائے وغیرہ

مذکورہ مسئلہ کے ثبوت کے دلائل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس

چیز کو بیچنے سے جس پر قبضہ نہ ہوا ہو۔

جز (۱۲)

بیع العقار قبل القبض کے بارے اختلاف ائمہ: ← جواز و عدم جواز کے

شیخین کا مذہب:

غیر منقول شی جیسے (زمین، گھر اور درخت)

ان کی بیع قبل القبض جائز ہے۔

امام محمد کا مذہب:

غیر منقول شی کی بیع قبل القبض جائز نہیں۔

دلیل:

یہ حدیث ہے (نهى عن بيع ما لم يقبض) اور یہ مطلق ہے لہٰذا عقار

غیر عقار دونوں کو شامل ہے

شیخین کی دلیل:

بیع کا رکن ایسے شخصوں سے صادر ہوا جو بیع کا اہل ہیں

دوسری بات یہ ہے کہ اس میں کوئی دھوکہ بھی نہیں ہے کیونکہ عقار کا ہلاک ہونا

نادر ہے بخلاف منقولی چیزوں کے کہ ان کا ہلاک ہونا نادر نہیں۔

اس لیے دونوں میں فرق واضح ہوگا۔

سوال نمبر ۲

بیع ضربة القانص:

جال لگانے سے جتنی مچھلیاں جال میں آئیں گی ان کو بیچ دینا

حکم: نا جائز ہے۔

علت: منع اس لیے کہ ممکن ہے ایک بھی نہ آئے۔

بیع النحل:

شہد کی مکھیوں کی بیع۔

یہ بیع نا جائز ہے اس لیے کہ مکھیوں پر قبضہ مشکل ہے۔

بیع القز:

ریشم پیدا کرنے والے کیڑے کی بیع

یہ بیع نا جائز ہے اس لیے کہ یہ موذی جانوروں میں شمار ہوتا ہے جن کی بیع سے منع کیا گیا ہے۔

بیع عظام المیتة:

مردار کی ہڈیاں بیچنا

یہ جائز ہے بیچ سکتے ہیں۔ کیونکہ ہڈی میں موت کا اثر نہیں کیونکہ اس میں حیات نہیں لہٰذا یہ پاک ہے تو اس کی بیع بھی جائز ہے۔

پرچہ ہدایہ شریف خمس 2016

سوال نمبر 2

جزء (1)

ترجمہ عبارت:

بیع منعقد ہوتی ہے ایجاب اور قبول کے ساتھ جب وہ دونوں ماضی کے لفظ کے ساتھ ہوں اس لیے کہ بعت دوسرا ہے انشاء بیع

بیع کا لغوی معنی: بیچنا

اصطلاحی معنی: مبادلۃ المال بالمال بالتراضی

جزء (2)

بیع کا رکن: ایجاب و قبول

بیع کا حکم: اپنی ملک سے نکل کر دوسرے کی ملک میں آجانا

شرائط:

1 بائع ومشتری عاقل ہوں، 2 بالغ ہوں

3 اسکے تصرف پر کوئی پابندی بھی نہ ہو

مثلاً اگر

مبیع کے اعتبار سے بیع کی اقسام:

چار قسمیں ہیں۔

بیع مقایضہ: سامان کی سامان کے ساتھ بیع کرنا

بیع مطلق: سامان کی ثمن کے ساتھ بیع کرنا

بیع صرف: ثمن کی ثمن کے ساتھ بیع کرنا

بیع سلم: دین بیع عین کے ساتھ بیچنا

بعض نے بیان کی 20 یا اس سے زائد قسمیں ہیں /

سوال نمبر 2

جز (1)

ترجمہ عبارت:

اور جب حکم دے مسلمان نصرانی کو شراب خریدنے یا بیچنے کا تو اس نے اس طرح کیا تو امام صاحب کے نزدیک جائز ہے۔

تشریح:

یعنی مسلمان نصرانی کو حکم دے کہ وہ شراب بیچے یا خریدے اور اس نصرانی نے بیچی یا خریدی تو یہ جائز ہے یعنی بیچ کر پیسے مسلمان کو دے بیچے مسلمان کے لیے اور خریدے بھی مسلمان کے لیے

جز (2)

مسئلہ مذکورہ میں اختلاف ائمہ:

امام صاحب کا مذہب:

جائز ہے

صاحبین کا مذہب:

یہ ناجائز ہے

دلیل صاحبین:

جب موکل خود یہ کام نہیں کر سکتا تو وکیل بھی نہیں بنا سکتا۔

امام صاحب کی دلیل:

عقد وکیل کر رہا ہے اور وہ اس کا اہل ہے لہٰذا جائز ہو گا باقی ملک اگر موکل کی طرف جا رہا ہے تو یہ غیر اختیاری شئ ہے کیونکہ بسا اوقات انسان کسی چیز کا مالک بلا اختیار بن جاتا ہے جیسے کہ وراثت وغیرہ

سوال نمبر 3

جز (۱)

ترجمہ عبارت

اور لائق ہے کہ امامت وولایت کا مطالبہ نہ کرے اور اسکا سوال بھی نہ کرے۔

وضاحت:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امارت کا سوال نہ کر اگر تجھے سوال کرنے پر دی گئی تو تیرے حوالے کی جائے گی یعنی مدد نہیں ہوگی اور اگر بغیر سوال کے دی گئی تو تیری مدد ہوگی۔

جز (۲)

مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

اگر قاضی نے مجتہد فیہ مسئلہ میں اپنے مذہب کو بھول کر اپنے مذہب کے خلاف فیصلہ کیا تو اسکا فیصلہ نافذ ہو جائے گا۔

امام صاحب:

فیصلہ نافذ ہو جائے گا۔

دلیل:

اس کا یہ فیصلہ حقیقت میں خطا نہیں ہے کیونکہ یہ مجتہد فیہ مسئلہ ہے، لہذا جب خطا نہیں تو نافذ ہو جائے گا۔

صاحبین کا مذہب:

فیصلہ نافذ نہیں ہوگا۔

دلیل:

اس نے ایسا فیصلہ کیا ہے جو اسکے نزدیک غلط ہے، لہذا جب یہ غلط ہے تو نافذ نہیں ہوگا اور فتویٰ بھی صاحبین کا قول پر ہے۔

سوال نمبر ۲

جز (۱)

ترجمہ عبارت:

اور جب عامل پر جانی مضاربت مطلقاً مضارب کا لیے تو جائز ہے

کہ وہ بیچے خریدے کپڑا سفر کرے تجارت کرے۔ امانت رکھے عقد کے مطلق ہونے کی وجہ سے

جز (۲)

مسئلہ کی تشریح:

مضارب کے لیے مذکورہ کام جائز ہیں اس لیے کہ

عقد مضاربت سے مقصود نفع کمانا ہوتا ہے اور ان کاموں کو کیے بغیر عامل اور

ورنہ نفع نہیں ہو سکتا یہ کام حصول نفع میں اہم کردار ادا کرتے ہیں

عقد مضاربت سے ہی اس کی اجازت مل گئی

بیع ج ہدایہ شریف سالانہ 2017

سوال نمبر ۱

جز (۱)

مذکورہ مسئلہ کی دلیل دیں نیز وضاحت کریں:

اور نہیں ہے جائز کہ

بیچے پھل اور ان میں سے معلوم وزن کا استثناء کرے

دلیل:

استثناء کرنے کے بعد جو باقی رہتا ہے وہ مجہول ہے اور مجہول شی کی بیع جائز نہیں۔

امام مالک:

استثناء کے باوجود بیع جائز ہے۔

دلیل:

جس طرح باغ کی بیع میں معین درختوں کا استثناء کرنا جائز ہے اسی طرح یہاں بھی جائز ہے۔

جز (۲)

مذکورہ مسئلہ میں اختلاف ائمہ:

گندم کی بیع اسکی بالیوں میں جائز ہے اور لوبیا کے دانوں کی بیع اسکے چھلکے کے اندر بھی جائز ہے ایسے ہی تل اور چاول کی بیع چھلکوں میں جائز ہے۔

امام شافعی: ناجائز ہے

دلیل: جس شی پر عقد ہوا وہ چھپی ہوئی ہے اور اس پر [illegible] ایسی چیز کا بیع جس میں کوئی نفع نہیں

پردہ

ہماری دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور کی بیع سے پکنے سے پہلے

اور بالیوں میں جو گندم ہے سخت ہونے سے پہلے۔ آفت وغیرہ سے محفوظ ہونے سے پہلے

لہذا یہ درخت ہیں جن سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے تو جو مبیع ہے اس میں کوئی نقصان نہیں

اخروٹ بادام پستہ:

ان کا حکم بھی یہی ہے

امام شافعی نے فرمایا کہ بیع چھلکے میں جائز نہیں ہے جبکہ ہمارے نزدیک جائز ہے۔

سوال نمبر 2

جز (۱)

مذکورہ مسئلہ میں اختلاف ائمہ مع دلائل:

جب وہ آدمی مر جائے جس کے لیے اختیار تھا تو خیار باطل ہو جائے گا

اور وارثوں کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔

امام شافعی: اختیار وارثوں کی طرف منتقل ہوگا

دلیل: خیار ایک حق ہے جو بیع میں ثابت اور واقع ہے لہذا اس میں

وراثت چلے گی جس طرح خیار عیب میں وراثت چلتی ہے

ہماری دلیل: کہ یہ

خیار شرط ایک ارادہ ہے جس میں انتقال نہیں ہوتا لہذا وراثت

جاری نہ ہوگی۔ کیونکہ وراثت اس چیز میں چلتی ہے جو انتقال کو قبول کرے

امام شافعی کی دلیل کا جواب:

امام شافعی کا اس کو خیار رویت پر قیاس کرنا درست نہیں

خیار عیب میں

کیونکہ مورث بے عیب مبیع کا مستحق ہوا تھا لہذا وارث بھی

بے عیب ہی کا ہوگا لیکن نفس خیار میں وراثت جاری

نہیں ہوگی

نقصان وراثت چلے گا

مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

جب دو آدمی کسی غلام کو خرید لیں
اس شرط پر کہ انہیں اختیار ہو گا ان میں سے ایک نے غلام کو پسند
کر لیا تو دوسرا اسے رد نہیں کر سکتا ۔ امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے۔

دلیل:

مبیع بائع کی ملک سے عیب کی حالت میں نکل گیا اب اگر ایک
کے پسند نہ کرنے کی وجہ سے اسے واپس کیا جائے تو یہ شرکت والے عیب
کے ساتھ ہو گا جبکہ بائع نے عیب دیا تھا

صاحبین کے نزدیک:

دوسرا اگر چاہے تو غلام واپس کر سکتا ہے۔

دلیل:

خیار دونوں میں سے ہر ایک کے لیے ثابت ہے ، لہذا ایک اسکی
کے ساقط کرنے سے دوسرے کا خیار ساقط نہ ہو گا۔ کیونکہ اس میں دوسرے کے
حق کو باطل کرنا لازم آتا ہے

سوال نمبر 3

جز ۱۰

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس کو قاضی بنایا گیا اس کو چھری کے بغیر ذبح کیا گیا۔

عہدہ قضا کو قبول کرنا:

جو شخص عہدہ قضا دیکھے اور اعمال اور ذمہ داریاں
پوری کر سکتا ہے اور اسے اپنے اوپر اعتماد ہے کہ اسکے لیے قبول کرنا بہتر اور اچھا ہے
اور جو شخص یہ ذمہ داری بخوبی طور پر نہیں نبھا سکتا بہتر یہی ہے کہ وہ شخص
اس عہدے کو قبول نہ کرے

دنیا عز بیث ہے

تمام اسلاف عہدے کو چھوڑ ... نہیں بلکہ نیکی احادیث مبارکہ

... میں اس سلسلے کیلئے ترغیب دی

دلائل:

امام صاحب نے کوڑے کھائے لیکن عہدہ قضاء قبول نہ کیا اس کے

بہت سارے سلف صالحین نے بھی تکالیف جھیلیں لیکن عہدہ قضاء

قبول نہ کیا۔

جز ۱۲ یہ جز چھوڑ دیں نہیں سمجھی:

ترجمہ عبارت:

وکالت سے نہی تب ثابت ہوگی جب وکیل کے سامنے

دو گواہ یا ایک عادل گواہ وکالت کے خاتمے کی گواہی دے

یہ امام صاحب کا مذہب ہے۔

صاحبین:

گواہی ضروری نہیں بلکہ جو بھی وہ معزول کریگا معزول ہو جائیگا

دلیل: یہ ایک قسم کا معاملہ ہے اور معاملات میں خبر واحد بھی قبول ہوتی ہے

لہٰذا وکیل کو کسی ذریعے سے اپنی معزولیت کا علم ہو گیا تو وکالت ختم ہو جائے گی

امام صاحب کی دلیل:

یہ خبر ملزم ہے لہٰذا یہ حق وجہ شہادت ہوگی لہٰذا شہادت

کی جزئوں میں سے ایک یعنی عدد یا عدالت شرط ہے۔

سوالنمبر ۲

جز ۱۱

ترجمہ عبارت: اگر موہوب لہ نے موہوب پر قبضہ کر لیا مجلس میں واہب کے حکم

کے بغیر تو یہ استحساناً جائز ہے اور اگر واہب کے جدا ہونے کے بعد قبضہ کیا

تو پھر جائز نہیں ہے ہاں اگر واہب نے اسے قبضہ کی اجازت دے دی تو پھر جائز ہے

قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں جدائی یا جدائی کے بغیر قبضہ جائز

نہیں ہونا چاہیے امام شافعی کا قول بھی یہی ہے۔

جواز ہبہ پر احادیث مبارکہ

1. نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس
میں ایک دوسرے کو ہدیہ اور ہبہ دیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔
2. ایک دوسرے کو ہبہ کیا کرو اس سے نفرت ختم ہوتی ہے اور دل میں
محبت بڑھتی ہے۔
3. نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہدیہ دیا کرو اس سے دل کا کینہ ختم ہو جاتا ہے۔

جزئیہ

مذکورہ مسئلہ میں احناف و شوافع کے دلائل:

امام شافعی:

مذکورہ مسئلہ میں عدم جواز کے قائل ہیں

دلیل:

قبضہ کا مطلب ہے واہب کی ملک میں تصرف کرنا جبکہ تصرف اس کی
اجازت کے بغیر درست نہیں ہے لہٰذا قبضہ بھی درست نہیں ہوگا

امام صاحب:

مذکورہ مسئلہ میں جواز کے قائل ہیں۔

دلیل:

ہبہ میں قبضہ بمنزلہ قبول کے ہے کیونکہ ہبہ کے حکم کا ثبوت اس پر
موقوف ہے اور وہ ملکیت مقصود ہو اس سے ملک کو ثابت کرتا ہے۔
تو اس کی طرف سے ایجاب قبضہ پر مسلط کرنا ہی ہوا لہٰذا جائز ہے۔

★ اگر کسی نے منحتک ھذہ الکارۃ: کہا تو عاریتہ ہوگا ہبہ نہیں۔

پرچہ: ہدایہ شریف — فقہ حنفی — 2017

سوال نمبر 1

جز (1)

جب ایجاب و قبول حاصل ہو جائے تو بیع لازم ہو جائے گی دونوں میں سے
کسی کو اختیار نہیں ہوگا ہاں مبیع میں اگر عیب تھا یا دیکھا نہیں تھا تو پھر
اختیار ہوگا

امام شافعی: بائع و مشتری میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا

دلیل: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک جدا نہ ہو جائیں تب تک بائع و مشتری
کو اختیار ہے کہ وہ بیع ختم کریں یعنی جدائی تک اختیار ہوگا۔

احناف: ایجاب و قبول کے ذریعے زبانی کلامی جدائی تک اختیار ہے۔

دلیل:

اگر اختیار دیا جائے اور یہ بیع کو فسخ کر لے گا تو دوسرے کے حق کو باطل
کرنا ہے جو جائز نہیں ہے حدیث میں اختیار سے مراد خیار قبول ہے
مطلب یہ ہے کہ جب تک مشتری قبول نہ کرے تو دونوں کو اختیار ہے اس لیے کہ دونوں
کو متبایع کہا گیا ہے اور متبایع وہی ہوتا ہیں جو بیع و شرا کر رہے ہوں

جز (2)

مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

اور جائز ہے طعام وغیرہ کی بیع معین
برتن کے ذریعے جس کی مقدار معلوم نہیں ہو اور معین پتھر کے ذریعے جس کی مقدار معلوم نہ ہو۔

مطلب یہ ہے کہ کوئی چیز بیچی گئی بیچتے وقت کسی غیر معین برتن میں بھر دی گئی
یا کسی پتھر سے اس کو وزن کر کے بیچی گئی جبکہ طے ہوا کہ اسی پتھر کا وزن ہے
اور یہ برتن کو بہ ہے لہذا اس کے مطابق لے لیں تو یہ جائز ہے کیونکہ اگرچہ مقدار
کے لحاظ سے وہ پتھر اور برتن غیر معروف ہیں لیکن یہ جہالت جھگڑے تک نہیں لے جاتی
یہ بھی ممکن ہے کہ اسی پتھر کا اور برتن کا معروف پیمانہ اور معروف وزن کے ساتھ
موازنہ کر کے وزن اور کیل کا اندازہ کر لیا جائے۔

سوال نمبر ۲

جز (ا)

مذکورہ مسئلہ میں اختلاف:

اور نہیں ہے جائز کہ بیچے پھل اور ان

پھلوں سے معلوم رطل مستثنیٰ کرے۔

امام مالک: پھلوں میں سے معلوم رطل مستثنیٰ کر سکتا ہے۔

دلیل: اس کو قیاس کرتے ہیں اس بات پر جب وہ کھجوریں بیچے

اور مستثنیٰ کرے معین کھجوریں۔

جواز و عدم جواز کا سبب:

عدم جواز کا سبب یہ ہے کہ استثناء کے

بعد باقی مجہول ہے لہذا بیع جائز نہیں ہے۔

جواز کا سبب:

ظاہر الروایۃ ہے کہ استثناء کے بعد بیع جائز ہے۔

جز (ب)

زمین کی بیع میں کھیتی کا داخل ہونا:

زمین کی بیع میں کھیتی

تب داخل ہوگی اگر کہے ہوں کہ زمین مع کھیتی خرید رہا ہے اور اگر

کھیتی کا ذکر نہیں ہوا تو صرف زمین کی بیع ہوگی۔

دلیل:

گو کھیتی زمین کے ساتھ متصل ہوتی ہے لیکن یہ اتصال دائمی

نہیں ہوتا کیونکہ کھیتی کا مقصد کاٹنا اور زائل کرنا ہوتا ہے لہذا یہ اس

سامان کے مشابہ ہے جو گھر کے اندر پڑا ہے اور ظاہر ہے کہ جب گھر بیچا جائے

تو بیع صرف گھر کی ہوتی ہے سامان کی نہیں یا اگر سامان کا ذکر ہوا

تو پھر بیع میں شامل ہوگا ورنہ نہیں۔

سوال نمبر 3

جز (ا)

ترجمہ عبارت:

اور نہیں ہے صحیح قاضی کی ولایت یہاں تک کہ والی

بنانے جانے والے قاضی میں شہادت کی شرطیں جمع ہوں اور وہ اجتہاد

کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔

شرائط شہادت:

1 مسلمان ہونا 2 آزاد ہونا 3 عقلمند ہونا 4 بالغ ہونا

جز (ب)

ترجمہ عبارت:

اور جب کوئی وصی بنایا گیا جبکہ اس نے اپنے وصی بننے

کو جانا ہی نہیں حتی کہ اس نے میت کے ترکے کی کچھ چیزیں بیچ ڈالیں

تو وہ وصی ہوگا اور بیع جائز ہوگی وکیل کی بیع جائز نہیں حتی کہ

وہ پہلے اپنی وکالت کو معلوم کرے۔

وضاحت:

یعنی وکیل اس وقت وکیل بنے گا جب اسے اپنی وکالت کا علم ہو

لیکن وصی اپنے وصی بننے کا علم نہ رکھتا ہو تو وصی بن جائے گا نیز اور وصی

کا تصرف جائز ہے اور وکیل کا تصرف جائز نہیں

امام ابو یوسف کا مذہب:

امام ابو یوسف وصی کا تصرف بھی بغیر اسکے علم کے جائز نہیں

قرار دیتے

دلیل:

وصی بننا ایک طرح کی نیابت ہے زندگی میں نیابت علم کے بغیر

حاصل نہیں ہوتی موت کے بعد بھی حاصل نہ ہوگی۔

سوال نمبر ۶

جز (۱)

جوازِ مضاربت پر احادیث صحابہ سے دلیل:

مضاربت جائز ہے صحابہ کرام نے بھی مضاربت کی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اعلان نبوت فرمایا تو لوگ یہ بیع کرتے تھے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا

جز (۲)

مضارب کا مال مضاربت لے کر دوسرے شہر جانا:

جا سکتا ہے

عقد کے مطلق ہونے کی وجہ سے

ائمہ کا اختلاف:

بعض کہتے ہیں وہ سفر کر سکتا ہے

دلیل: کیا تم نے نہیں دیکھا اگر جنگل میں امانت دی جائے تو وہ سفر
سکتا ہے تو مضارب بطریق اولیٰ کر سکتا ہے جیسا کہ مضاربت کا لفظ اس
پر دلیل ہے

امام ابو یوسف کا مذہب:

مضارب کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ سفر کرے

دلیل:

اس لیے کہ یہ پیش کرتا ہے مال کو ہلاکت پر بغیر ضرورت کے

پرچہ ۔ ہدایہ ۔ سالانہ 2018

سوال نمبر 1

جز (الف):

ترجمہ عبارت:

اور مطلق ثمن نہیں ہے صحیح مگر یہ کہ اس کی مقدار اور صفت پہچانی ہوئی ہو اس لیے کہ دینا اور لینا عقد کے ذریعے واجب ہے اور یہ جہالت جھگڑے تک لے جاتی ہے کہ ممتنع ہے دینا اور لینا اور ہر جہالت جس کا یہ حال ہو وہ بیع کے جواز کو روکتی ہے قاعدہ یہی ہے بیع نقدی اور ادھار دونوں ثمنوں کے ساتھ جائز ہے۔

مذکورہ پہلے مسئلہ کی وضاحت:

وہ ثمن جو مطلق ہو یعنی ثمن کی طرف اشارہ نہ کیا جائے ایسا ثمن بیع میں جائز نہیں ایسی صورت ہے کہ ثمن کی مقدار کتنا ہوگی اور اس کی صفت کونسا ہوگا کھرا ہوگا یا کھوٹا اگر معلوم نہ ہو بیع فاسد ہے وجہ یہ ہے کہ بائع کو ثمن دینا اور بائع کا ثمن لینا اسی صورت میں واقع اور ثابت ہوتا ہے جب ثمن میں جہالت نہ ہو اور یہ وہ جہالت ہے جو جھگڑے تک لے جاتی ہے اور اگر جہالت سے جھگڑے کا خدشہ ہو تو پھر لینا دینا مشکل ہو جاتا ہے اور ایسا ثمن جس کی مقدار یا صفت معلوم نہ ہو اس سے عموماً جھگڑا پیدا ہوتا ہے کیونکہ ہر کوئی چاہتا ہے کہ ستھری شئی خریدے اور دینے والا کوشش کرتا ہے گندی شئی بیچے جب یہ نہ ہو تو مشتری گھٹیا دینے کی کوشش کرے گا جبکہ بائع اعلیٰ لینے کی کوشش کرے گا تو جھگڑا متوقع ہے۔

جز: ب:

ثمن مؤجل پر بیع کرنا:

بائع کے لیے نقد فروخت نہیں بلکہ ادھار کی بھی بیع جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا احل اللہ البیع

اور یہ مطلق ہے نقد اور ادھار کی قید نہیں نیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
سے نقد اچیزیں خریدنا اور ادھار کے ساتھ خریدا بھی ثابت ہے آپ
نے یہودی سے طعام خریدی تھی اور ادھار پر زرہ رہن رکھی تھی تاہم ادھار
کی صورت میں مدت معلوم ہونی چاہیے اگر مدت معلوم نہ ہو تو جھگڑے
کا خدشہ بھی ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۲

جز الف:

ترجمہ عبارت:

جس نے خریدا ایسی ایسی شے کو جسے دیکھا نہیں تو
بیع جائز ہے اور اس کے لیے اختیار ہے (دیکھتے وقت) اگر چاہے تو لے لے تمام ثمن کے بدلے
اگر چاہے تو رد کر دے

خیار رؤیت کب تک باقی رہے گا۔

خیار رؤیت نہ دیکھنے تک باقی رہیگا
اس کا کوئی وقت نہیں یہاں خیار کو باطل کرنے والا کوئی شے جو اگر پائی گئی مثلاً
بیع میں اگر عیب آ گیا یا تصرف کیا بیع میں تو پھر خیار باطل ہو جائیگا

جز: ب

خیار رؤیت کو باطل کرنے والی چیزیں۔۔۔

1. مشتری نے ایک چیز خریدی اس میں عیب ظاہر ہو گیا
2. مشتری نے باندی خریدی پھر اس سے وطی کی
3. مشتری نے غلام خریدا پھر اس میں تصرف کیا کہ اسے آزاد کر دیا
4. مشتری نے غلام خریدا اسکو مدبر بنا لیا
5. سواری خریدی اسکا منہ دیکھا اور سرین دیکھنے پر اکتفا کر لیا

تو مذکورہ تمام صورتوں میں مشتری کو خیار رؤیت حاصل نہیں
ہوگا بلکہ باطل ہو جائے گا

سوال نمبر 3

جز الف:

ترجمہ عبارت:

انسان کے بالوں کی بیع جائز نہیں اور نہ ہی ساتھ نفع اٹھانا
بھی جائز نہیں کیونکہ انسان قابل تکریم ہے اسکو عام چیزوں کی طرح خرچ کرنے سے
روکا گیا لہذا اسکی کوئی جز جائز نہیں یہ کہ انسان کی توہین کی جائے اور
اسکو عام خرچ اور استعمال کیا جائے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لعنت کرے
بال ملانے والی اور ملوانے والی پر۔ صرف ان بالوں کی رخصت ہے جو
اون وغیرہ سے ہے کہ لگائی جاتی ہیں اور ان سے عورتوں کی چوٹیوں اور
گیسو میں اضافہ ہوتا ہے۔

مسئلہ کی تشریح:

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا ولقد کرمنا بنی آدم
جب انسان مکرم و معظم ہے تو اسکی کسی جز کو عام اشیاء میں استعمال کرنا
کہ جس طرح گھٹیا چیزیں بار بار برتی جاتی ہیں جائز نہیں انسانی بال انسان کا
جز ہونے کی وجہ سے قابل تعظیم ہیں اور انکو عام اشیاء میں استعمال کرنا
خرید کرنا بیچنا، بیشا جائز نہیں ہاں اگر صورت ہے کہ اون وغیرہ کی
پشم کو جمع کر کے عورت اپنے بالوں کے ساتھ ملا کر ان میں اضافہ کرے
یہ جائز ہے اور بالوں کو بڑھانے کی یہ جائز ہے

جز ب:

پیالے میں موجود عورت کے دودھ کی بیع:

جائز نہیں

دلیل: یہ انسان کا جز ہے۔ انسان اور اسکے تمام اجزاء مکرم ہیں انہیں بیع کے
ذریعے بیچنا دینا خرچ کرنا جائز نہیں ہے لہذا یہ مال بن سکتا ہی نہیں جبکہ بیع مال کی ہی ہوتی ہے

امام شافعی: جائز ہے۔ دلیل: عورت کا دودھ ایک پاک مشروب ہے
لہذا اسکی بیع جائز ہونی چاہیے

سوال نمبر 4

جز: الف:

ترجمہ عبارت:

بیع سلم ایک عقد ہے جو جائز ہے کتاب اللہ دلیل ہے اللہ نے فرمایا وإذا تداینتم بدین الی اجل مسمّٰی۔ ابن عباس نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں اللہ نے بیع سلم جو قابل ضمان ہے اسکو حلال کیا اور اسی بارے قرآن کی لمبی آیت اتاری وہ لمبی ذکر کر رہے احادیث سے بھی بیع سلم کا جواز ثابت ہوتا ہے

بیع سلم کا جواز:

پہلی دلیل قرآن میں فرمایا اذا تداینتم بدین الی اجل مسمّٰی

نبی پاکؐ نے فرمایا من اسلم منکم فلیسلم فی کیل معلوم ووزن معلوم

پوری امت کا اسکے جواز پر اجماع ہے

قیاس اگرچہ بیع سلم کو ناجائز کہتا ہے کیونکہ یہ معدوم کی بیع ہے لیکن قرآن و حدیث کے دلائل کو سامنے رکھ کر ہم نے قیاس کو چھوڑ دیا

جز ب:

رب السلم:

مشتری

مسلم الیہ

رب السلم جس سے بیع السلم کر رہا ہے اور جو اسکو مطلوبہ شئی دے رہا ہے۔

مسلم فیہ

مطلوبہ شئی مثلاً گندم وغیرہ

بیع سلم کا حکم: جائز ہے لغت میں بیع کی ایک قسم جسکا صرف ہے ادھار اصطلاح میں اخذ عاجل بآجل۔ رکن: ایجاب و قبول

پرچہ ہدایہ شریف فقہی ۲۰۱۸

سوال نمبر ۲

جز الف:

یہ کام سالانہ سوال نمبر 1 جز الف میں گزر چکا ہے۔

جز: ب:

معین برتن سے بیع کرنا جبکہ مقدار معلوم نہ ہو۔

جی ہاں بیع کرنا جائز ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں جھگڑے کا خطرہ نہیں کہ اس کے ذریعے مبیع مشتری کے حوالے کیا جا رہا ہے اور مبیع حوالے کرنے سے پہلے اس برتن کا ختم ہو جانا یا گم ہو جانا عموماً ناممکن ہے مبیع وزن کرنے کے بعد معروف پیمانوں کے ساتھ اس برتن کا وزن کریں گے پھر اسکو سامنے رکھ کر معروف پیمانوں کے ساتھ اسکی تعیین ہو جائے گی

سوال نمبر ۷

جز الف:

ترجمہ عبارت:

اندھے کی بیع اس کا خریدنا سب جائز ہے

ہاں خریدنے کے بعد اندھے کو اختیار ہوگا کیونکہ اس نے ایسی شئ خریدی جسکو دیکھا نہیں

نابینا کا اختیار کن صورتوں میں ساقط ہوتا ہے۔

1۔ مبیع ایسا تھا جو چھونے سے معلوم ہو سکتا تھا اندھے نے ہاتھوں سے چھو لیا ٹٹول لیا۔

2۔ ایسی شئ خریدی جو سونگھنے سے معلوم ہو سکتی تھی

3۔ حلال یا سبزی لینا چاہتا تھا پہلے چکھ کر لی

کیونکہ ان مذکورہ چیزوں کا سونگھنے چھونے اور چکھنے سے پتہ چل جاتا ہے اس لیے سونگھنے یا چکھنے اور چھونے سے اختیار ختم ہو جائیگا

جز: ب

بائع کا خیار رویت:

جی ہاں بائع کو خیار رویت ہوتا ہے۔

مشتری کے مرنے سے خیار رویت کا حکم:

مشتری کے مرنے سے خیار رویت باطل ہو جاتا ہے اس میں وراثت نہیں چلتی۔ اگر چلتی ہوتی تو خیار مرنے کے بعد اس کے وارثوں کی طرف منتقل ہو جاتا لیکن وراثت کے نہ چلنے کی وجہ سے خیار ساقط ہو گیا

سوال نمبر 3

جز: الف

ترجمہ عبارت:

نہیں ہے کوئی خیر بیع سلم کے اندر تازہ (تر) مچھلی میں مگر اس کے موسم میں معلوم وزن معلوم قسم اس لیے کہ مچھلی سردیوں میں ختم ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اگر ایسا شہر ہو جہاں مچھلی سردیوں کے اندر ختم نہ ہوتی ہو تو وہاں بیع سلم مطلقاً یعنی ہر موسم میں جائز ہے اور بیع سلم وزن کے لحاظ سے ہوتی ہے تعداد کے لحاظ سے نہیں کیونکہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ امام ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ بڑی مچھلیوں میں بیع جائز نہیں اور وہ وہ ہیں جنہیں ٹکڑے کرکے بیچا جاتا ہے گوشت میں بیع سلم کرنے پر قیاس کرتے ہوئے

مسئلہ کی تشریح:

تازہ مچھلیوں میں بیع سلم مچھلیوں کے موسم (گرمی) میں جائز ہے لیکن یہ بیع وزن کے ذریعے ہوگی اور مچھلی کی قسم معلوم کرنی ہوگی کیونکہ مچھلی ہر موسم میں نہیں پائی جاتی سردیوں میں پانی سوکھ جانے کی وجہ سے مچھلی کی پیداوار کم ہو جاتی ہے تو بیع سلم سردیوں میں مچھلی دینے کی کمی جائے

تو ممکن ہے پھل ملے ہی نہ اس لیے بیع سلم جائز ہے لیکن اس موسم میں جس
میں تازہ پھل مل جاتی ہے یا ں ایسا شہر ہے جہاں پورا سال پھل ملتی رہتی ہے تازہ
تو پھر بیع سلم کرنے کے لیے موسم کی کوئی قید نہیں۔ پھر یہ بیع سلم وزن کے لحاظ سے ہوگی۔

جز ب:

امام ابو حنیفہ کے نزدیک بیع السلم کے صحیح ہونے کی شرائط:

یہ پرچہ ضمنی 2016 سوال نمبر 2 جز نمبر 1 میں گزر چکا ہے۔

سوال نمبر 4

جز الف:

ہبہ ایسا عقد ہے جو جائز ہے کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہدیہ دو ایک دوسرے
کو تحفے دو محبت بڑھے گی۔ اور ہبہ کے مشروع ہونے پر اجماع ہے ہبہ ایجاب
وقبول اور قبضہ سے صحیح ہوتا ہے بہر حال ایجاب وقبول تو اس وجہ سے کہ یہ
ایسا عقد ہے اور ایجاب وقبول سے عقد منعقد ہو جاتا ہے۔ اور ہبہ کے لیے قبضہ
ضروری ہے۔ اس لیے کہ قبضہ سے ہی موہوب لہ کی ملکیت ثابت
ہوتی ہے۔

جز ب:

ہبہ کن الفاظ سے ہوتا ہے۔

یہ ضمنی پرچہ 2016 سوال نمبر 3 جز 3 میں گزر چکا ہے۔

کن چیزوں کا ہبہ جائز نہیں:

منقسم چیزوں کا ہبہ جو مشترک ہوں بلا تقسیم
ایسی چیز کا ہبہ جو مشترک ہے لیکن تقسیم نہیں ہو سکتی۔

پرچہ ہدایہ شریف سالانہ 2019

سوال نمبر 2

جز: الف:

ترجمہ عبارت:

جس نے پھل بیچے جنکی پختگی ظاہر نہیں ہوئی تھی
یا ظاہر ہو چکی تھی بیع جائز ہے کیونکہ یہ با قیمت مال ہے یا تو اس لیے کہ اس سے
موجودہ زمانے میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے یا آئندہ زمانے میں بعض نے کہا بیع
جائز نہیں پختگی ظاہر ہونے سے پہلے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور مشتری
پر اس پھل کو فوراً کاٹنا ضروری ہے تاکہ بائع کا ملک فارغ کرے اور یہ
کاٹنا اس وقت ہے جب پھلوں کو مطلقاً (بغیر شرط کے) خریدے یا کاٹنے کی شرط
کے ساتھ خریدے۔

مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

ایسا پھل بیچا جو ابھی پکا نہیں مثلاً ابھی
کچا ہے یا پھل کی شکل نہیں بور وغیرہ ہے اچھے قول کے مطابق دونوں صورتوں
میں بیع جائز ہے پہلی صورت میں اس لیے کہ کچے پھلوں سے مختلف قسم کے
فائدے اٹھائے جاتے ہیں۔ اچار وغیرہ بنانا، سلاد وغیرہ بنانا۔ جانوروں کا
چارہ بنانا۔ بور وغیرہ کی صورت میں اگر فی الحال قابل نفع نہیں، لیکن چند
دنوں بعد قابل نفع بن جائے گا۔

جز: ب:

مشتری کا بوقت بیع یہ شرط لگانا کہ پھل پکنے تک درختوں پر لگا رہے گا:

ایسی صورت میں بیع فاسد ہے کیونکہ یہ ایسی شرط ہے عقد جس کا تقاضہ نہیں کرتا۔
کیونکہ کھجور کا درخت مشتری کا نہیں ہے جب تک کھجوریں اس پر رہیں گی
کھجوریں غیر کی ملک کو مشغول کیے رکھیں گی اور یہ جائز نہیں

سوال نمبر 2

جز الف:

ترجمہ عبارت:

مردار کی ہڈیاں بیچنا، پٹھے، سینگ، بال، ریشم بیچنا اور ان تمام کے ساتھ فائدہ اٹھانا یہ سب جائز ہیں کیونکہ یہ سب چیزیں پاک ہیں ان میں موت نہیں کیونکہ زندگی ہی نہ تھی۔

ہاتھی کی بیع:

امام محمد کے نزدیک خنزیر کی طرح یہ نجس العین ہے بیع ناجائز ہے

شیخین کے نزدیک:

ایک درندہ ہے اسکی ہڈیاں وغیرہ بیچنا اور اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے

جز ب:

بیع فاسد: ما یصح اصلا لا وصفا وھو یفید الملک عند اتصال القبض بہ

مثال:

کسی چیز کو بیچنا، مردار یا خون یا شراب یا خنزیر کو ثمن بنانا

سوال نمبر 3

جز: الف

ترجمہ عبارت:

قاضی فیصلے کے لیے بیٹھے کا ایسے جگہ پر جیسے کہ مسجد میں بیٹھے تاکہ اس کی جگہ عزیزوں پر مشتبہ نہ ہو، اور مقیموں پر مشتبہ نہ ہو۔ جامع مسجد بہتر ہے کیونکہ وہ مشہور زیادہ ہے۔

امام شافعی:

مسجد میں فیصلے کے لیے بیٹھنا مکروہ ہے

دلیل:

کیونکہ قاضی کے پاس فیصلے کے لیے مشرک بھی آئے گا جبکہ وہ پلید ہے حائضہ بھی نہیں آ سکتی۔

ہماری دلیل: انما بنیت المساجد لذکر اللہ تعالیٰ والحکم۔ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یفصل الخصومۃ فی معتکفہ۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور فیصلے کے لیے بنائی گئی ہیں۔ خلفاء راشدین بھی مسجدوں میں بیٹھ کر مسائل نبٹاتے۔

جز ب:

یہ سوال اس پرچے 2016 میں گزر چکا ہے۔

سوال نمبر 6

جز الف:

ترجمہ عبارت:

ایسا عقد جو مال کے ذریعے شرکت پر واقع ہوتا ہے ایک طرف سے مال ہوتا ہے مقصود اس کا منافع میں شریک ہونا ہے دونوں جانبوں میں سے ایک جانب سے مال پیش کرتے دوسری جانب سے کام اور شرکت کے بغیر مضاربت کا کوئی تصور نہیں۔ کیا آپ نہیں دیکھتا اگر سارا نفع رب المال کے لیے شرط کر دیا جائے تو یہ بضاعۃ بنے گی (ابضاعت، سامان تجارت) اور اگر سارا نفع مضارب کے لیے کر دیا جائے تو یہ قرض بن جائے گا۔

تشریح:

اس عبارت میں مضاربت کی شرعی حیثیت بیان کر رہے ہیں جب فریقین میں سے ایک کی رقم ہو اور دوسرا کام کرے تو دونوں نفع میں شامل ہوں گے